چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230
CHISHTIKUTABKHANA@GMAIL.COM

2

کیف آور نعتوں کا حسین مجموعہ

رُوحِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

بانیٔ شہرِ نعت، نائبِ حسان
حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

اول ما خلق اللہ نوری وکل خلائق من نور (الحدیث)

2

نام کتاب	رُوحِ کائنات
موضوع	اُردو پنجابی نعتیہ کلام
مصنف	علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
پہلی بار	اگست 1977ء
دوسری بار	جنوری 1981ء
انٹرنیٹ ایڈیشن	ستمبر 2016ء
طابع	محمد لطیف ساجد چشتی
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز

پیشکش

صائم چشتی ریسرچ سنٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد

email.chishtikutabkhana@gmail.com

2

انتساب

رُوحِ کائنات، فخرِ موجودات، تاجدارِ مدینہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی زیارت کو بار بار آنے والے

سدرہ نشین ''رُوح الامین'' علیہ السلام کے نام

نیاز آگین

صائم چشتی

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہر نعت

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ رحمۃ اللہ

از:۔ محترم جناب نورالزماں نوری فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتی اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب، محقق اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم وادب کے فروغ واشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعران کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت

علامہ صائم چشتی کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ’’گنڈی ونڈ‘‘ میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

2

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی، آپ کی سکول کی تعلیم لوئر مڈل سے آگے نہ جا سکی۔

دینی تعلیم

علامہ صائم چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

سلسلہ چشتیہ میں بیعت

1948ء میں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت

پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر خلافت و اجازت سے نوازے گئے اور اس وقت سے چشتی کی نسبت آپ کے نام کے حصہ کے طور پر معروف ہوگئی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت بابا جی محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف اور سیال شریف سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ضلع شیخوپورہ قیام

ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ کے قریب ایک ''رسولپور ککی'' ہے اسے رسولپور جٹاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے کچھ رشتہ دار قیام پذیر تھے۔ آپ کے والد گرامی بھی اس گاؤں میں تجارت کے سلسلہ میں آتے رہتے تھے، ہجرت کے بعد آپ بھی رسولپور جٹاں میں قیام پذیر ہو گئے۔

شیخوپورہ سے فیصل آباد منتقلی

علامہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد رسولپور ککی میں رہتے تھے، وہاں سے کاروبار کے سلسلہ فیصل آباد آنا جانا رہتا تھا، 1953ء میں فیصل آباد میں اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کارخانہ بازار میں سوپ میٹریل کا کاروبار شروع کیا اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی پھر 1955ء میں کتابوں کے اشاعتی کاروبار سے منسلک ہو گئے اس کاروبار میں ترقی ہوئی اس طرح 1955ء میں آپ کا سارا خاندان رسولپور جٹاں (شیخوپورہ) سے فیصل آباد منتقل ہو گیا۔ یہاں پھر 1964ء میں جامعہ

رضویہ کے باہر ارشد مارکیٹ میں چشتی کتب خانہ قائم کیا جو اب تک علم وادب اور مذہب وملت کی اشاعتی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شاعری میں مقام

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول و معروف ہوگیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

ایک دفعہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کثیر علماء موجود تھے وہاں محمد علی ملتانی نے ااپ کی لکھی ہوئی یہ نعت پڑھی۔

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اس نعت پر علماء نے بڑی داد دی ماہنامہ ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں نے یہ نعت شائع کی علماء کرام نے بہت شفقت کی بالخصوص فقیہہ عصر عاشق رسول حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہٗ العالی نے اس نعت شریف کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی دعوت کی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1960ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور

ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے ،، 2

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کر ڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نو آموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ اور آپ کے دست راست حافظ محمد حسین حافظ کا بہت بڑا کردار ہے۔

شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ۔☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر حسین چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق

احمد مشتاق ٹوبہ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد☆ محمد رمضان راشد☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انہوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کئے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظور کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لئے بڑا احسان کیا۔

آپ کی کتب کی تعداد 400 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے جائیں گے آپ نے بے شمار علمی و ادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سرو سامانی کے عالم میں کسی سرکار گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف اور دیوان حضرت ابو طالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

جب آپ نے اپنی کتاب ایمانِ ابی طالب لکھی تو بڑے بڑے علماء کو ورطۂ حیرت

میں ڈال دیا تنگ نظروں نے پر تنقید کرتے ہوئے رفض کی پھبتی بھی کسی۔ آپ[2] نے ان کی پراہ نہ کرتے ہوئے امام شافعی کے اس قول کے مطابق اعلان کرتے ہوئے اہل بیت کی محبت میں اپنا تحقیقی سفر جاری رکھا۔ اگر اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دنیا بھر کے جنوں اور انسانو گواہ ہو جاؤ سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم و بیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلباء کے لئے کھلا رہتا۔

سماجی و رفاحی خدمات

آپ نے تصنیف و تحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

1 آپ نے اپنے رہائشی محلہ رحمت ٹاؤن نزد غلام محمد آباد میں ایک عظیم الشان ''مسجد سیدنا حیدر کرار'' کی بنیاد رکھی اس مسجد کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا اور ''شبِ وصال'' نماز عشاء تک مسجد کے تعمیری امور میں مصروف رہے۔

2 آپ نے گھر کے قریب ملت کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔

3 عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ گلشن زہراء کی بنیاد رکھی،

4 فیصل آباد میں نعت خوانوں کی علمی اور فنی اصلاحی اور تربیت کے لئے ''حسان

نعت کالج‘‘ قائم کیا جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے پروگرام ہوتے ہیں آپ کی 2000 صفحات پر مشتمل نعتیہ کتاب ’’ن والقلم‘‘ زیرِ طبع ہے یہ نعت کے میدان میں آپ کی بے مثال خدمت ہوگی۔

5 آپ نے قوم کی بچیوں کے اندر نعت کا ذوق پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے حسان نعت کالج برائے طالبات بھی قائم کیا۔

6 ایک لاکھ سے زائد کتب پر مشتمل آپ نے ’’چشتیہ لائبریری‘‘ قائم کی جہاں سے بڑے بڑے نامور علماء اور سکالر اپنے مقالات اور کتب کی تکمیل کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

7 آپ نے لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ’’چشتیہ روحانی شفا خانہ‘‘ قائم کیا اتوار کے روز دور دراز سے لوگ آپ کی رہائش پر آتے اور جسمانی وروحانی مسائل بتاتے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ان کی رہنمائی کرتے۔

8 چشتیہ آڈیو۔ ویڈیو لائبریری میں جید علماء کرام کی اڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کئی علماء کی تقریروں کو صفحہ قرطاس پر بھی محفوظ کر کے افادہ عام کے لئے چشتی کتب خانہ کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔

9 آپ نے کئی سال قبل جس چشتی کتب خانہ کا اجراء کیا تھا اب تک ہزاروں اسلامی کتب شائع کر چکا ہے۔

علاقہ کے طلباء کو قرآن حکیم ناظرہ اور حفظ کی دولتِ لازوال سے بہرہ ور کرنے

کے لئے آپ نے ''دار العلوم حیدر یہ چشتیہ رضویہ فیصل آباد'' کا قیام فرمایا[2] اس میں طلباء قرآن حکیم کی سرمدی دولت سے اپنے سینوں کو منور کر رہے ہیں۔

وصالِ پاک

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں (1420ھ) کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔

اولاد

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1 صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

2 صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی

3 صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

آپ کی اولاد کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

2

عرس مبارک

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔ مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محفلِ سماع، نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

تصنیفات و تحقیقات اور تراجم

(ا) تراجم

آپ کے تراجم میں سے چند نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو ترجمہ {5 جلد}

2۔ ترجمہ تفسیر ابن عربی از ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو {5 جلد}

3۔ ترجمہ تفسیر خازن امام خازن بغدادی، عربی سے اردو {2 جلد}

4۔ ترجمہ خصائص نسائی از امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ روضۃ الشہداء فارسی سے اردو ترجمہ {2 جلد}

6۔ والدین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عربی سے اردو

7۔ فتوحات مکیہ، عربی سے اردو {3 جلد}

8۔ انتخاب خطبات حضرت علی رضی اللہ عنہ {اردو ترجمہ وشرح}

9۔ ترجمہ دیوان حضرت ابو طالب، عربی سے اردو

10۔ ترجمہ قصیدہ امینیہ عربی سے اردو (2 جلد)

(ب) تصانیف و تالیفات

آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔ مشکل کشاء {سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ، 4 جلد

2۔ البتول {سیرت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا}

3۔ خاتون سیرت {منظوم سیرت سیدہ کائنات}

4۔ ابوبکر قرآن کی روشنی میں ''الصدیق''

5۔ ایمان ابی طالب {تحقیقی کتاب} 2 جلد

6۔ گیارہویں شریف

7۔ من دون اللہ کون ہیں۔

8۔ شہید ابن شہید 3 جلد

9۔ المدد یا رسول اللہ

10۔ خطبات چشتیہ 12 جلدیں {چار جلدیں مطبوعہ باقی غیر مطبوعہ} حلفاء

راشدین، آئمہ اہل بیت اور متعدد اولیاء کرام کی سیرت اور حیات و خدمات[2] نظم و نثر میں لکھی کچھ مطبوعہ میں اور کچھ غیر مطبوعہ۔

(ج) کتب نعت

1۔ نوائے صائم چار جلدیں (اردو پنجابی)

2۔ نور دا ظہور (اردو، پنجابی) 3۔ میخانہ (اردو، پنجابی)

4۔ رحمت دا خزانہ (پنجابی) 5۔ رحمت دے خزینے (اردو پنجابی)

6۔ محفل نعت (اردو پنجابی) 7۔ ارمغانِ مدینہ {اردو پنجابی)

8۔ بلے او توحید دیو وڈیو پچاریو (اردو پنجابی)

9۔ مدینے دے پھل {پنجابی} 10۔ مدینے دیاں کلیاں (پنجابی)

''ن والقلم'' کے نام سے اردو نعت کا بہت بڑا مجموعہ زیر طبع تھے۔

2

اعتذار

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

خداوندِ قُدّوس کی ذات والا صفات کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ جیسے تہی دست و تہی دامن کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت گوئی کے شرف سے نوازا اور پھر اپنے محبوب ہی کے صدقہ سے میرے ٹوٹے پھوٹے اشعار کو شرفِ پذیرائی بخشتے ہوئے مقبولِ خاص و عام بنایا۔

یہ محض حضور سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والثناء کے نامِ اقدس کی برکت ہے ورنہ بقول جناب حفیظ جالندھری!

میرا کلام کیا ہے ، یہ جنسِ خام کیا ہے

بہرحال! جسے چاہے اس کو نوازدے یہ درِ حبیب کی بات ہے۔

میں نے اِس کتاب کے پیش لفظ کا یہ عجیب سا عنوان یعنی ’’اعتذار‘‘ اِس لئے رکھا ہے کہ میرا اِس سے پہلے طبع ہونے والا ہر مجموعہ چھوٹے سائز کے ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے کتاب چھوٹی ہونے کی وجہ سے ہدیہ بھی معمولی تھا اِس لئے قارئین نہایت آسانی سے خرید لیتے۔

مگر اب خوش ذوق قارئین کے اصرار اور کتابوں کی تزئین و آرائش کے جدید تقاضوں کے پیشِ نظر یہ کتاب اور اس کے بعد آنے والی تمام نعتیہ کتب کا

سائز بھی بدل دیا گیا ہے اور صفحات بھی بڑھا دیئے گئے ہیں، جس کے نتیجہ میں ہدیہ بھی 2/21 گنا بڑھانا پڑا، اس ترمیم کے لئے میں اپنے قارئین سے معذرت بھی طلب کرتا ہوں اور اُمید بھی رکھتا ہوں کہ عاشقانِ رسول، محبانِ کرام اِس خوشگوار تبدیلی سے ناخوش نہیں ہوں گے بلکہ پہلے ہی کی طرح نئی کتابوں کا والہانہ استقبال کریں گے۔

نیز مجھے اپنے قارئین اور نعت خوانان حضرات سے اس بات پر بھی معذرت طلب کرنا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق نیا نعتیہ مجموعہ جلد پیش نہ کر سکا اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دینا ہے کہ اس امر کی تلافی کرتے ہوئے اس کتاب کے بعد یکے بعد دیگرے چار مزید نعتیہ کتب آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں جن کا سائز صفحات اور ہدیہ بھی اس کتاب کے مطابق ہوگا اور ان کے نام یہ ہیں۔

”حسن کائنات، جانِ کائنات، نورِ کائنات، اور ارمغانِ مدینہ“

دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے محبوب کریم علیہ تحیۃ والتسلیم کے صدقہ سے مجھے ایسی توفیق عطا فرمائے کہ میرا دل و دماغ اور قلم عمر بھر نعت رسول کے لئے وقف رہے۔

آمین بجاہِ رحمۃ للعالمین

نیاز آگین

صائم چشتی

2

اِستغاثہ

بحضور ربُّ العالمین

اَے خُدا اَے خالقِ اَرض و سماء
رَحم کر بہرِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اہلِ قبلہ پر اَے ربِ دوجہاں
چھا گئی اَدبار کی کالی گھٹا

رَحم فرما اُمتِ محبوب پر
سطوتِ اسلاف کر ہم کو عَطا

تُجھ کو تیری عظمتوں کا وَاسطہ
سَرفرازی دے ہمیں اَے کبرِیا

2

کر عَطا غلبہ ہمیں اَغیار پر
قومِ مُسلم کو جہانبانی سکھا

سربلندی کر عطا اِسلام کو
پرچمِ کفّار کو یارب جُھکا

جذبِ خالدؓ ، ذوقِ بوذرؓ دے ہمیں
کر عطا صدیقؓ کا صِدق و صفا

ہر جگہ اِسلام کا سکّہ چلے
ہے یہی صآئم کی یارَب اِلتجاء

2

گوارا نہیں ہے

کون ہے وہ کہ جس کا مُقدّر
مصطفیٰ ﷺ نے سَنوارا نہیں ہے
جز محمد ﷺ کے ہرگز کسی کا
دو جہاں میں گذارا نہیں ہے

آؤ نکتہ میں تُم کو بتاؤں
کیوں بے نقطہ ہے نامِ محمد ﷺ
نام پر بوجھ نقطے کا آئے
حق کو یہ بھی گوارا نہیں ہے

2

کِس کے دَر پہ مَیں دامن بِچھاؤں
کِس کو فریاد اپنی سُناؤں
میرا تیرے سِوا میرے آقا
اور کوئی سہارا نہیں ہے

کوئی مانے یا مانے نہ اس کو
فیصلہ ہے یہی پر خُدا کا
جو تُمہارا نہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
بالیقیں وہ ہمارا نہیں ہے

طُور کی خوبصورت کہانی
لَن ترَانی آگے بڑھی تھی
جُز محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق نے کسی کو
اُدنُ مِنّی پکارا نہیں ہے

2

انبیاء شان والے ہیں سارے

پر سِوا سرورِ انبیاء کے

چاند کو یوں فلک سے کسی نے

کر کے ٹکڑے اُتارا نہیں ہے

ہے دوَا ہر الم کی یہ صآئم

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُکارو

جب سے لکھتا ہوں نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا گردش میں تارا نہیں ہے

2

حُسنِ نعت

مُقام مُصطفیٰ بالا ہے ہر اِک شانِ بالا سے
رُسل سے، اَنبیاء سے، نُور سے، ملکوتِ اعلیٰ سے

گئے معراج کی شب میں محمد مصطفیٰ ﷺ آ گے
فلک سے، منتہےٰ سے، خُلد سے، عرشِ مُعلّٰی سے

ہے اَرفع شان و عَظمت میں مِرے محبوب کا روضہ
حَرم سے، آسماں سے، لَامکاں سے، طُورِ سینا سے

اسیرِ حلقۂ گیسو کیا آقا نے عَالم کو
محبت سے، کرم سے، مہر سے، اخلاق اَعلیٰ سے

2

فزوں تر ہے صباحت شوکت و سطوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مہِ کنعانؑ سے، موسیٰ سے، سُلیمانؑ سے، مسیحاؑ سے

ہے شان اَفضل جنابِ فاطمہؑ بنت محمد کی
جناب عائشہؓ سے، سارہؓ سے، مریمؓ سے، حوّاؓ سے

نگاہِ عشق میں صآئم ہیں بہتر خار طیبہ کے
گُلوں سے، جنّت الفردوس سے، سدرہ سے طُوبیٰ سے

2

دُولہا نکل رہے ہیں

فضائیں تاباں ہوائیں رقصاں
وہ بن کے دُولہا نِکل رہے ہیں
ہے دِل میں خیرات کا تصوّر
جبھی تو منگتے مچل رہے ہیں

ہے جوشِ رحمت چلی بھی آؤ
خطاؤ لغزش پہ جھوم جاؤ
جو اَشک غاروں میں بہہ رہے ہیں
عطا کے چشمے اُبل رہے ہیں

اُنہیں کی زُلفِ دوتا کا صدقہ[2]
اُنہیں کے نُور و ضیاء کا صدقہ
جہاں کی قسمت سنور رہی ہے
نصیبِ عالم بدل رہے ہیں

میں اُن کی چشمِ کرم کے صدقے
میں اُن کے لُطف و عطا کے صدقے
جو مر چکے تھے وہ جی اُٹھے ہیں
جو گِر گئے تھے سنبھل رہے ہیں

مقامِ محبوب کی بُلندی
تو پُوچھو جبریل کی اَدا سے
بحُکمِ خَالق جگانے والے
لبوں کو قدموں پہ مَل رہے ہیں

2

میں تُجھ پہ صدقے میں تُجھ پہ قُرباں
اَے ہجر! صآئم نثار تجھ پر
اُنہیں جہنم نہ چھو سکے گا
جو عشقِ اَحمد میں جَل رہے ہیں

2

سرکار کی یکتائی

وُہ ذاتِ محمد ﷺ کی تشریف ہے لے آئی
جس ذات نے دُنیا کی ہر چیز ہے چمکائی

انوار کی بارش میں ہے شور مُبارک کا
گھر آمنہؑ بی بی کے رحمت کی گھٹا چھائی

دِیدارِ محمد ﷺ کو آئے ہیں مَلک سارے
اُس نورِ مجسّم کی حوریں بھی ہیں شیدائی

ہے باپ یتیموں کا وہ دُرِّ یتیم آیا
اَنوار سے ہے جس کے تاروں نے ضیاء پائی

2

خالق نے عَطا اَپنا محبوب کیا ہم کو
یہ کتنی عنایت ہے ہے کتنی پذیرائی

طالب ہے اَگر یکتا مطلوب بھی یکتا ہے
نبیوں نے بھی مانی ہے سَرکار کی یکتائی

تھا حُسن جو ملکوتی سب بھول گئے صآئم
دیکھی جو فرشتوں نے اس نُور کی رَعنائی

2

معراج ہے مصطفیٰ کی

آج معراج ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
دو جہاں کو سجایا گیا ہے
جو بھی چاہیں گے لیں گے خُدا سے
اُن کو گھر میں بُلایا گیا

زُلفِ وَالّیل میں شانہ کر کے
نُورِ وَالنَّجم کی مانگ بھر کے
خُوب بن کے سنور کے نِکھر کے
حُسن کو آزمایا گیا ہے

2

عرشِ اَعظم کی گردن جُھکا کے
ہر فلک پر ستارے بُچھا کے
اپنے جلووٗں سے پردے ہٹا کے
وَجد میں عِشق لایا گیا ہے

پیار کی دَاستاں جب چِھڑی تھی
چشمِ پُرنم میں آئی خوشی تھی
اُن کی اُمت کی بخشش کا اُن کو
آج مُژدہ سُنایا گیا ہے

طُور کی لَنْ تَرَانی کو چھوڑو
لامکاں کا یہ منظر تو دیکھو
اُدْنُ مِنی کا فرمان کر کے
صاف پردہ اُٹھایا گیا ہے

اِس کو طالب یا مطلوب جانے
کیا کہا اور سُنا مصطفیٰ نے
کون واقف ہے اُن منزلوں سے
جس طرف سے وہ آیا گیا ہے

مُجھ کو حاصِل مِلا زِندگی سے
کیوں نہ مر جائے صآئم خوشی سے
کہہ رہے ہیں کہ میرا قصیدہ
اُن کو پڑھ کر سُنایا گیا ہے

2

مَیخوار چلے آؤ

جس جس نے بھی لینے ہیں اَنوار چلے آؤ
خود آپ پلاتے ہیں سَرکار چلے آؤ

بند کر کے ذَرا آنکھیں سب دِل پہ نظر رکھنا
ہو جائے گا عام اب تو دِیدار چلے آؤ

یوسف کے خریدارو محروم نہ رہ جانا
چند گھڑیاں ہی کُھلتا ہے بَازار چلے آؤ

اَے پیرِ مُغاں تم بھی اِس چشمۂ کوثر پر
سب ساتھ لیے اپنے میخوار چلے آؤ

اِس دَر کے ہی منگتے ہیں سب شاہ و گدا صآئم
کوئی بھی نہیں اَیسا دربار چلے آؤ

2

تنویر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی
صورت پہ ہے خدا کی تصویر مُصطفیٰ کی

حسنِ کریم بَن کر نقشِ حَسین بن کر
خلقِ عظیم بن کر فتحِ مبین بن کر
چلتی رہی دِلوں پر شمشیر مصطفیٰ کی
پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی

قرآں کی سورتوں کو صورت پہ اُن کی ڈھالا
لَب پاک اُن کے یُوحیٰ اَلفاظ ان کے اَوحیٰ
قرآں کا ہر وَرق ہے تفسیر مصطفیٰ کی
پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی

میثاق میں خدا نے نبیوں کو تھا بلایا[2]
محبوب جب بھی آئے سب سے لیا یہ وعدہ
لازم ہے تم پہ کرنا توقیر مصطفیٰ کی
پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی

اُمّی لقب ہے لیکن سب کچھ پڑھے ہوئے ہیں
تقدیر ہر کسی کی ہاتھوں سے لِکھ رہے ہیں
لوحِ اَزل پہ سب ہے تحریر مصطفیٰ کی
پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی

جنت کو ان کی خاطر حوریں سَجا رہی ہیں
رَاہوں میں ان کی اپنی آنکھیں بچھا رہی ہیں
گردن میں جن کی ہو گی زنجیر مصطفیٰ کی
پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی

2

رُخ پر سَجا ہے صؔائم صلِّ علیٰ کا سہرا
وَالَّیُل اُن کے گیسو یٰسین اُن کا چہرا

خُطبہ ہے سب خدا کا تقریر مصطفیٰ کی
پھیلی ہے دوجہاں میں تنویر مُصطفیٰ کی

ہو نگاہِ کرم یا محمد ﷺ

ہو نگاہِ کرم یا محمد ﷺ
غمزدوں نے ہے تُجھ کو پُکارا
اور کچھ بھی نہیں پاس میرے
بس تِرے نام کا ہے سہارا

تیرے پاؤں کی ٹھوکر سے جبکہ
ہے بدل جاتی تقدیرِ عالم
تیرے ہوتے ہوئے یا محمد ﷺ
کیوں ہو گردش میں میرا ستارا

2

تُو نے لاکھوں کی قسمت سنواری
ہے خدا کی خدائی تمہاری
کربلا کے شہیدوں کے صدقے
میری جانب بھی ہو اِک اِشارا

دو جہاں کا ملا راج تُجھ کو
بیکسوں کی ہے سب لاج تجھ کو
اُس کو ڈر ہے بھلا کِس بلا کا
جس نے پکڑا ہے دامن تمہارا

غوث ہوں اَولیاء اَنبیاء ہوں
شاہِ عالم ہوں یا کہ گدا ہوں
بھیک لیتے ہیں سب آ کے تُجھ سے
سب کا ہے تیرے دَر پر گُذارا

2

گرچہ صآئم سراپا خطا ہے
پھر بھی آقا تمہارا گدا ہے
تیرا ہو کر جہنم میں جائے
کیسے رحمت کو ہوگا گوارا

2

طلب

نہ مُجھے طلب ہے جہان کی نہ ہے آرزو کہ جِناں ملے
مجھے دَرد ان کا نصیب ہو مجھے سوز و آہ و فغاں ملے

مِرے مہ لقا مِرے دِلربا مجھے یوں چھپا مُجھے یوں مِٹا
نہ کسی کو میرا پتہ چلے نہ کسی کو میرا نِشاں ملے

نہ زمین تھی نہ زَمان تھا نہ مکین تھے نہ مکان تھا
تجھے کیا بتاؤں پتہ بھلا وہ ملے تو مجھ کو کہاں ملے

کوئی اور ہو گی وہ اَنجمن جہاں مُسکرانا نصیب ہو
مجھے بزم ساقی میں ہر طرف سبھی رِند نوحہ کُناں ملے

2

مجھے قلب ایسا عَطا کرو جو سراپا رَنج و اَلم رہے
جو عِلاجِ ہجراں طلب کرے نہ وہ دِل ملے نہ زُباں ملے

بھلا جس کو اس کے حبیب نے ہو نظر سے صآئم گِرا دِیا
اُسے پھر سہارا کہاں ملے اُسے پھر کہاں پر اَماں ملے

2

نظاروں کو چوم لو

آؤ خزاں کے مارو بہاروں کو چوم لو
طیبہ کے دِلفریب نظاروں کو چوم لو

جو سُرخرو ہیں چوم کر پاؤں حضور کے
مُلکِ عرب کی راہگذاروں کو چوم لو

ہر پھول کو نِگاہ کے بوسے دِیئے چلو
پلکوں سے اِس دِیار کے خاروں کو چوم لو

رو رو کے سجدے ہیں کئے جِن میں حضور نے
اُن خوش نصیب نور کے غاروں کو چوم لو

2

جنت بھی جن کو چومنے آتی ہے بار بار
طیبہ میں اُن تمام مزاروں کو چوم لو

عکسِ رُخِ حبیب کے جلوے سمیٹ لو
صائمؔ ضیاء کو چاند کو تاروں کو چوم لو

2

سلطانِ عالم

محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سلطانِ عالم
محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں جانِ عالم

اُنہی کے دم سے ہیں روشن ستارے
بنا اُن کے لئے سامانِ عالم

اُنہی کے دم سے ہے رونق تمامی
اُنہی کی ذات سے ہے شانِ عالم

اُنہی کے فیض سے قائم ہوا ہے
نظامِ زِندگی عنوانِ عالم

2

گدا جو بھی بنا اُس تاجور کا
بنا وہ قیصر و خاقانِ عالم

اُنہی کے دم سے ہیں روشن ستارے
بنا اُن کے لئے سامانِ عالم

وہی مَطلع وہی مَقطع بنے تھے
مُرتّب جب ہوا دِیوانِ عالم

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درِ اَقدس پہ صآئم
ہے پھیلا ہر گھڑی دامانِ عالم

مدینے کی کیا بات ہے

نام اَحمد سُنا تو لگے جھومنے
عاشقوں کے قرینے کی کیا بات ہے
بن کے سائل وہاں اَنبیاء ہیں کھڑے
ہم صفیرو مدینے کی کیا بات ہے

جس نے سُونگھا اُسے مِل گئی زِندگی
مُشک و عنبر میں اَیسی کہاں تازگی
سَات پُشتوں تلک بڑھتی خوشبو رہی
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے کی کیا بات ہے

2

جس کو ختمِ نبوت کا خلعَت ملا
جس کی ضَو سے جہاں میں اُجالا ہوا
دونوں عاَلم کو جِس نے منور کیا
آمنہ کے نگینے کی کیا بات ہے

بھیک لیتے جہاں سے ہیں شاہ و گدا
جو مدینے میں ہر دَم ہے رہتا کُھلا
اُس عطاؤں کے مرکز پہ قُربان میں
اُس کرم کے خزینے کی کیا بات ہے

لَیْلَۃُ الْقَدرُ کا ہے بڑا مرتبہ
یہ بھی مَانا ہےَ رُتبہ بڑا عید کا
جِس میں تشریف لائے مگر مُصطفیٰ
اُس مُبارک مہینے کی کیا بات ہے

2

جِس نے روشن ہیں صاؔئم جہاں کر دِیئے
عِلم جِس میں خُدا نے سبھی بھر دِیئے
کملی وَالے کے چہرے کی کیا بات ہے
کملی وَالے کے سینے کی کیا بات ہے

2

رسولِ کریم آ گئے

تاجدارِ دو عالم حبیبِ خُدا
نورِ اَعظم رسولِ کریم آ گئے
باپ بن کے یتیموں کے صلِّ علیٰ
آمنہ تیرے دریتیم آ گئے

خوش مقدّر حلیمہ مبارک تمہیں
گود میں چاند شیما مبارک تمہیں
گھر تمہارا ہے جنت کی جنت بنا
جس میں میں جلوے خدا کے عظیم آ گئے

2

تیری قسمت پہ عالم فدا آمنہ
اپنا سب کچھ خدا نے تمہیں دے دیا
جو درخشاں الف کے تھے جلوے ہوئے
آج بن کر محمد ﷺ کی میم آ گئے

آج بارش حرم میں ہے انوار کی
آج آمد ہے خالق کے شہکار کی
دیکھنے آج اپنی دُعا کا ثمر
مسکراتے ہوئے ابراہیم آ گئے

حکم تھا ربِ عالم کا ہر حُور کو
جا کے دیکھے زمیں پر مِرے نُور کو
دیکھنے آج پھر جلوۂ طُور کو
گھر حلیمہ کے موسیٰ کلیم آ گئے

2

عاصیو آج خوشیاں مناتے رہو
نغمے صلِّ علیٰ کے ہی گاتے رہو
سب جہانوں کی رَحمت کی لے کے سند
روحِ عالم رؤف و رحیم آ گئے

اُن کے چہرے نے تاروں کو چمکا دیا
اُن کی زُلفوں نے عالم کو مہکا دیا
میرا صآئم تخیّل معطّر ہوا
شعر بن بن کے موجِ شمیم آ گئے

2

دِلربا کا ہاتھ

ریشم سے نرم تر ہے مِرے دِلربا کا ہاتھ
گنجِ سخا ہے رحمتِ ہر دَوسرا کا ہاتھ

دُنیا ہے ساری اُن کی نگاہوں کے سامنے
کونین پر مُحیط ہے خیرالوریٰ کا ہاتھ

پا بوسیء حضور کو ڈٗو ہو کے آ گیا
اُٹھا تھا سُوئے چاند جو شمس الضحیٰ کا ہاتھ

حَدِّ خِرد سے وُسعتیں اُس کی ہیں ماوریٰ
کھینچے گا لاکھوں دوزخی اِک مُصطفیٰ کا ہاتھ

2

جس پر تھے ظالموں نے کئے ظلم بے شمار
اُٹھا نہ دشمنوں پہ بھی اُس مہ لقا کا ہاتھ

اوصاف اس کے کیا بھلا صآئمؔ سے ہوں بیاں
جبکہ خدا کا ہاتھ ہے نُورِ خُدا کا ہاتھ

میلاد ہے

جانِ حق و صداقت کا میلاد ہے
رُوحِ فہم و فراست کا میلاد ہے
حُسنِ ذوقِ مشیّت کا میلاد ہے
شانِ لُطف و کرامت کا میلاد ہے

ماہِ چَرخِ اِمامت کا میلاد ہے
مہرِ بُرجِ رِسَالت کا میلاد ہے
فخرِ عنوانِ رَحمت کا میلاد ہے
نازِ خلق و محبت کا میلاد ہے

2

سرِّ اَسرارِ وَحدت کا میلاد ہے
نورِ قُدرت کی طلعت کا میلاد ہے
عکسِ حسنِ حَقیقت کا میلاد ہے
گُلستانوں کی نُزہت کا میلاد ہے

ہر کلی کی لطافت کا میلاد ہے
کنزِ نورِ ہدایت کا میلاد ہے
حق کی صورت کی صورت کا میلاد ہے
سارے نبیوں کی عَظمت کا میلاد ہے

2

وَجد میں کیوں نہ آئیں زَمین و زَماں

دونوں عَالم کی رَحمت کا میلاد ہے

نعت صَآئم سُناؤ ذرا جُھوم کر

"مصطفیٰ جانِ رَحمت کا میلاد ہے"

2

سرکار آرہے ہیں

اُن کی مہک میں بس کر اَنوار آرہے ہیں
محفل میں دیکھو اپنی سرکار آرہے ہیں

اَشکوں کے موتیوں کو پلکوں پہ اَب سَجا لو
اِن کے خریدنے کو دِلدار آ رہے ہیں

سرکار خود ہی آکے سَب کی بھریں گے جھولی
ہم کو نظر کچھ ایسے آثار آرہے ہیں

دِی اَنبیاء نے جن کی میثاق میں گواہی
بن کے وہ انبیاء کے سردار آرہے ہیں

2

صورت پہ اَپنی جن کو خالق نے ہے بنایا
بے مِثل وہ خُدا کا شہکار آ رہے ہیں

کون و مکاں میں جن کا میلاد ہو رہا ہے
صآئم وہ سب کے بن کر غمخوار آ رہے ہیں

2

سورج چومنے آیا

کرم کی اِک نظر ہو پیارے آقا بے سہاروں پر
بَدل جاتی ہیں تقدیریں تِرے اَدنیٰ اِشاروں پر

ہے کیا نِسبت تِرے دَربار سے فِردوس کو آقا
کروں قربان جنت کو میں طیبہ کے نظاروں پر

تِرے قدموں کی آقا دُھول کی ادنیٰ کرامت ہے
جو ہے یہ نور چھایا، کہکشاں پر، چاند تاروں پر

کہاں جاؤں کہاں جا کر سُناؤں حالِ غم آقا
مِری کشتی ہے طوفانوں میں پھرے ہیں کِنا روں پر

2

سخی شبیرؑ و شبرؑ کے مُقدّس خون کے صَدقے
نگاہِ لُطف فرمانا شہا قسمت کے ماروں پر

شعاعیں بن کے صآئم اُن کی سُورج چومنے آیا
مِرے محبوب نے ڈَالی نظر جن ریگ زَاروں پر

مہرِ مبین آگیا

آسماں جھک گیا لامکاں جھک گیا
لامکاں کا زَمیں پر مکین آ گیا
دونوں عاَلم چمکنے دَمکنے لگے
کُنُتُ کنزاً کا دُرِّ ثمین آ گیا

سَر پہ کوثر کے مٹکے اُٹھائے ہوئے
حور و غِلماں ہیں مکہ میں آئے ہوئے
نَجم و طٰہٰ کا سَہرا سَجائے ہوئے
دونوں عاَلم کا مہرِ مبین آ گیا

2

نور میں سارے عاَلم کو ڈھالا گیا
ہرزماں ہرمکاں کو اُجالا گیا
جس کو آغوشِ رَحمت میں پالا گیا
آج دُنیا میں وہ نازنین آ گیا

مثل جس کی خُدا نے بنائی نہیں
جس کی بہنیں نہیں جس کا بھائی نہیں
جس کی دائی سی دُنیا میں دَائی نہیں
وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ عَربی حسین آ گیا

دونوں عالم کی قِسمت سنواری گئی
آج جنت زمیں پر اُتاری گئی
جس کی عرشِ بریں پر سواری گئی
لامکاں کا وہ مَسند نشین آ گیا

2

جس کے جلووں سے سب کُچھ بنایا گیا
جس کی خاطر زمانہ سجایا گیا
جس کو صآئم امامت تھی سونپی گئ
وہ خُدا کا ہے پیارا اَمین آ گیا

2

سیراب مدینے میں

ہر وقت ہے اَشکوں کا سَیلاب مدینے میں
ہو جاتی ہیں سب آنکھیں سیراب مدینے میں

جنت کے طلب گارو طیبہ میں چلے آؤ
فردوس کا کھلتا ہے ہر باب مدینے میں

روتے ہیں تڑپتے ہیں بِسمل کی طرح عاشق
بن جاتے ہیں دِل گویا سیماب مدینے میں

دیکھی ہے جھلک جن میں پُرکیف بہاروں کی
ہو جاتے ہیں وہ پورے سب خواب مدینے میں

2

طیبہ کی فضاؤں میں پوشیدہ ہے کیا جانے
ہر فرد کو دیکھا ہے بے تاب مدینے میں

جھکتے ہیں پیمبر بھی قُدسی بھی وہاں صائم
کیا کوئی بجا لائے آداب مدینے میں

2

جلوے نکھارے گئے

اَپنے طالب سے مطلوب ملنے چلے
آسمانوں کے رستے سنوارے گئے
نُور سے تھی سجی رہگذر نور کی
ہر قدم پر بچھائے ستارے گئے

حُسن تھا جوش میں عشق تھا جوش میں
نور پہنچا تھا جلووں کی آغوش میں
بانہوں کا دائرہ پھر سمٹتا گیا
دونوں قوسوں کے ملتے کنارے گئے

دِن بھی پیچھے رہا ، رات پیچھے رہی [2]
سارے نبیوں کی بارات ، پیچھے رہی
سدرۃُ المنتہیٰ ، عَرش و کرسی فلک
سارے دُولھا کے صدقے اُتارے گئے

ہو رہی جب کہ بارش تھی اَنوار کی
یاد آئی تھی اُمت خطا کار کی
بات بننے لگی ہر گنہگار کی
بے سہاروں کو ملتے سہارے گئے

عرش جھکتا گیا یار چلتا رہا
لامکاں تک کا رستہ سمٹتا رہا
پردہ اُٹھتا گیا نور ڈھلتا رہا
خوب جلووں سے جلوے نکھارے گئے

2

چاند کی جبکہ چھبیس تاریخ تھی
چاند لاتا کہاں سے بھلا چاندنی
سارے عالم میں صآئم جو تھی روشنی
ساتھ تھے اُن کے اپنے نظارے گئے

2

رحمت کا میلاد ہے

دونوں عالم کا نغمہ ہے صلی علیٰ
دونوں عالم کی رحمت کا میلاد ہے
روشنی میں زمین و زماں ڈھل گئے
آفتابِ رسالت کا میلاد ہے

باغِ ہستی بنایا سنوارا گیا
حسنِ عالم دوبارہ نکھارا گیا
نورِ خالق زمیں پر اُتارا گیا
اعتبارِ حقیقت کا میلاد ہے

2

حکم خالق نے تھا قدسیوں کو دیا
جا کے دیکھو تو رُخ میرے محبوب کا
اُس کو دیکھو مجھے ہے اگر دیکھنا
میری صورت کی صورت کا میلاد ہے

آ گیا جس سے عالم کی تشکیل ہے
آج تخلیق کا یومِ تکمیل ہے
وجد میں ہے زمیں رقص میں آسماں
مظہرِ حسنِ قدرت کا میلاد ہے

سب سے اعلیٰ تریں سب سے بڑھ کر حسیں
مثل جس کی خدا نے بنائی نہیں
آمنہ کو بنایا تھا جس کا امیں
اُس خدا کی امانت کا میلاد ہے

2

جس نے انوار صائم جہاں کو دیئے

جس کے آنسو بہے عاصیوں کے لئے

دشمنوں پر بھی احسان جس نے کئے

اُس سراپا محبت کا میلاد ہے

2

اے ولادت کے دِن

عید سے بھی تجھے بڑھ کے رُتبہ ملا
اے ولادت کے دن تیری کیا بات ہے
تیری جھولی میں ہر اِک سعادت پڑی
اے سعادت کے دن تیری کیا بات ہے

سال پورے سے افضل ہے اعلیٰ ہے تو
لیلۃ القدر سے شان والا ہے تو
دونوں عالم کی تُجھ کو ملی رحمتیں
نُور و رحمت کے دِن تیری کیا بات ہے

بارھویں کا نہ دن ہوتا دُنیا میں گر[2]
کوئی شے بھی جہاں میں نہ آتی نظر
تجھ سے کونین کو عظمتیں مل گئیں
شان و عظمت کے دن تیری کیا بات ہے

آج کے دن جہاں کو نظارے ملے
حق کے جلوے ہیں سارے کے سارے ملے
تیرے صدقے شرافت کرامت ملی
اے کرامت کے دن تیری کیا بات ہے

آج دُنیا کو دولت ضیاء کی ملی
آمنہ کو اَمانت خدا کی ملی
اَنبیاء تیری دیتے بشارت رہے
اے بشارت کے دن تیری کیا بات ہے

2

آج کے دِن زمانہ سنوارا گیا

دونوں عالم کو صآئم نکھارا گیا

تیرے آنے سے انوار سب آگئے

کیف و راحت کے دن تیری کیا بات ہے

2

کھلوتے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں اپنے ہار ہنجواں دے پروتے یارسول اللہ
سمندر بن گئے اکھیاں دے سوتے یارسول اللہ

خدارا ہُن تے دل دی سیج تے تشریف لے آؤ
میں پھل زخماں دے ہنجواں نال دھوتے یارسول اللہ

زلیخا بیٹھ جاندی سی کدی گُلّی دے وچ آ کے
تِرے عاشق سدا رہندے کھلوتے یارسول اللہ

کنارے لا دیو کشتی مِری شبیرؓ دے صدقے
میں طوفاناں دے وچ کھانداہاں گوتے یارسول اللہ

2

ہے دِل میرا تساڈے باہجھ ویرانہ مِرے آقا
بہاراں آون دل وچ آ وسو تے یارسول اللہ

تساڈے رون تھیں صائمؔ زمانہ غمزدہ ہووے
خوشی دے مہکدے گلشن ہسو تے یارسول اللہ

2

اُمنگاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں اپنے ویکھ کے اعمال سنگاں ، یارسول اللہ
مگر کس توں تساڈے باہجھ منگاں ، یارسول اللہ

میں مرَ چلیاں مدینے پاک دے دِیدار نُوں سِک دا
ناں مُک سکیاں نے پر آساں اُمنگاں ، یارسول اللہ

ہے جی کردا کراں سجدے تِرے دربار اَقدس تے
کیویں پر حد شریعت دی میں لنگھاں ، یا رسول اللہ

میں سُنیاں ایں تِرے دربارنوں چمن ناں دیندے نے
کدوں رُکنا ایں پر مستاں ملنگاں ، یا رسول اللہ

2

سیاہی میرے دامن دی یقینا دور ہووے گی

جے دامن وصل دے رنگ وچ میں رنگاں ، یارسول اللہ

جے مل جاوے نظر منصور دی سرمد دا سر صآئم

تے اپنی جان سُولی تے میں ٹنگاں ، یارسول اللہ

2

کشتی ہے میری یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چڑھی ہر پاسیوں غم دی ہنیری یارسول اللہ
تے طوفاناں دے وچ کشتی ہے میری یارسول اللہ

عمل چنگے نئیں میرے ناں سوہنی شکل ہے میری
کراں کس مان دے اُتے دلیری یارسول اللہ

کرم کر کے درِ اَقدس تے ہن آپے ای بلواؤ
میں واہ اپنی تے لائی اے بتھیری یارسول اللہ

میں کی کرنی اَیں سلطانی تے کی فردوس نوں کرناں
مدینے وچ بنے میری جے ڈھیری یارسول اللہ

2

ہے ایہو آرزو صدقے تِرے روضے توں ہو جاواں
پتنگے وانگ لے اِکو اِی پھیری یارسول اللہ

تُساں خود حاضری دا حکم فرمایا سی صآئم نوں
ہے کی ہُن در تے بلواون دی دیری یارسول اللہ

2

دربار مدینے والے دا

جاری اے فیض زمانے تے سرکار مدینے والے دا
ہر ویلے کھلّا رہندا اے دربار مدینے والے دا

جس دِید خدا دی کرنی ایں اوہ ویکھے مدنی ماہی نوں
دیدار ہے ربِ عالم دا دِیدار مدینے والے دا

صدیق ،عمر وعثمان ، علی بوذر ، یاسر ، سلماں ، طلحہ
اعلیٰ توں اعلیٰ ہر اِک اے شہکار مدینے والے دا

اُس دِل وِچ نور ہے آجاندا اُس دِل وِچ طور سماجاندا
جس دل دے اندر ہندا اے بس پیار مدینے والے دا

اوہ جدھر نظر اٹھاندا اے مستی ورتائی جاندا اے
نئیں رکھدا طلب صراحیاں دی میخوار مدینے والے دا

بس ایہو ای نکتہ دسیا اے سب ولیاں غوثاں قطباں نے
جے یار خدا دا بنناں ایں بن یار مدینے والے دا

ہُن ملکیاں ساریاں غرضاں نے بس ایہو ای صآئم عرضاں نے
فرمڑ کے روضہ ویکھ لواں اِک وار مدینے والے دا

2

صَلِّ علیٰ پڑھو

صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو
صَلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو

جلوے نے سب جہان وچ خالق دے نور دے
رُخ نور تے والّیل نے گیسو حضور دے

صَلِّ علیٰ صلی علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو
صَلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو

2

رب وی اُٹھاؤندا ناز ہے اُس نازنین دے
عارض نے نوری والقمر ماہِ جبین دے
صَلِّ علیٰ صلی علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو
صَلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو

خالق نے جد حبیب دا جلوہ سنواریا
صورت تے سوہنے یار دا نقشہ اُتاریا
صَلِّ علیٰ صلی علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو
صَلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو

سارے نبی حضور دے در دے غلام نے
اقصیٰ چ بن دے آپ ہی سب دے امام نے
صَلِّ علیٰ صلی علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو
صَلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھو

2

صآئم کرے تعریف کی اُس تاجدار دی
قرآن سارا نعت ہے خالق دے یار دی
صَلّیِ علیٰ صلی علیٰ صلّیِ علیٰ پڑھو
صَلّیِ علیٰ صلّیِ علیٰ صلّیِ علیٰ پڑھو

محبوب دِی مثل ناں کوئی اے

نبی سارے ای شاناں والے نے
محبوب دی مثل ناں کوئی اے
حد ہر اک ناز تے خوبی دی
محبوب مِرے تے ہوئی اے

اُس دل دا شان نرالا اے
جس دل وچ کملی والا اے
اُس اَکھ دا چانن وکھرا اے
جیہڑی یاد اوہدی وچ روئی اے

2

جد تک ناں بلال اذان پڑھی
صبح ہون ناں دِتی سوہنے نے
مِرے آقا وانگ غلاماں دی
دسو کس کرنی دل جوئی اے

جیہڑا منگتا اے کملی والے دا
اوہدی شاہی اے سلطاناں تے
جیہڑا منکر کملی والے دا
اوہنوں کِتے نال ملنی ڈھوئی اے

ایہہ ہار نے سب صلواتاں دے
ایہہ گجرے ہین دروداں دے
چُن موتی عشقِ محمد ﷺ دے
جو صآئمؔ لڑی پروئی اے

2

رسولِ پاک دا اسمِ گرامی

اوہدے مک جاوندے دُکھڑے تمامی
ملے جنہوں محمد ﷺ دی غلامی

وظیفہ ہے بنایا عاشقاں نے
رسولِ پاک دا اسمِ گرامی

اُہدے در تے جھکے کعبے دی گردن
نبی بھر دے اُہدے در دی سلامی

مِرے آقا دے باہجھوں ہور کیہڑا
گنہگاراں خطاکاراں دا حامی

2

مِرے قلب و جگر نوں وجد آوے
جدوں سُن داں نبی دا نامِ نامی

اوہدی تعریف کی لکھے گا صآئم
قصیدہ گو جِہدے رومیؒ تے جامیؒ